ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

احمد غلام قادیانی

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی للعہ ششماہی للعہ سہ ماہی عار

الفضل

اخبار ہفتہ میں تین بار فی پرچہ تین پیسے

قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۳ | مورخہ ۶ر اگست سنہ ۱۹۲۵ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۴ھ | نمبر ۱۴

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو پاؤں کی تکلیف میں خدا کے فضل سے بہت آرام ہے۔ حضور آج (۳ر اگست) نماز پڑھانے کے لئے مسجد میں تشریف لائے۔

عزیزہ امۃ القیوم کو ابھی بخار ہے۔ صاحبزادہ منور احمد کو بھی کل سے بخار ہے جس میں آج تخفیف ہے۔ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں

جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ اطلاع دیتے ہیں کہ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر و جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق ۱۲ اور ۱۳ر اگست کو چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودھا میں احمدیہ جلسہ میں تقریریں کرنے کے لئے تشریف لیجائینگے۔ اسکے بعد ۱۵۔۱۶ر اگست کو جھنگ میں ہونگے۔ علاقہ سرگودھا اور جھنگ کی دوسری جماعتیں اگر اپنے ہاں ان کے لیکچر کرانا چاہیں۔ تو مندرجہ بالا تاریخوں میں ان سے مقامات مذکورہ پر ملکر تاریخیں مقرر کرالیں۔

اخبار احمدیہ

علاقہ ارتداد میں تبلیغ کے لئے روپیہ دینے والے اصحاب

یکم جنوری سنہ ۱۹۲۵ء سے اخیر جولائی تک حسب ذیل اصحاب نے علاقہ ارتداد میں تبلیغ کے لئے روپیہ بھیجا:۔

(۱) بابو اکبر علی صاحب روہڑی۔ سندھ ۔ ۲۵ روپے
(۲) مولوی محمد حسن خان صاحب ہیڈ مولوی اٹینگ کول ۱۰ ״
(۳) مراد خان صاحب۔ پنڈی بھٹیاں ۶۰ ״
(۴) سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد ۴۵ ״
(۵) مولوی محمد ثناء اللہ صاحب۔ جموں ۴۵ ״
(۶) حکیم محمد علی صاحب۔ کامل پور ۱۵ ״
(۷) خان صاحب منشی فرزند علی صاحب راولپنڈی ۴۶ ״
(۸) میاں محمد دین صاحب سوداگر۔ الہ آباد ۵ ״
(۹) منشی عبدالحق صاحب۔ ایبٹ آباد ۱۰ ״
(۱۰) میاں غلام حیدر خان صاحب۔ سرگودھا ۲۷ ״
(۱۱) میاں عبدالغنی خان صاحب۔ پشاور ۱۵ روپے
(۱۲) مولوی محمد یوسف خان صاحب مردان ۴۰ ״
(۱۳) حکیم محمد بخش صاحب۔ کامل پور ۱۵ ״
(۱۴) مولوی روشن دین صاحب۔ سیالکوٹ ۱۵ ״
(۱۵) مولوی محمد دین صاحب۔ جھنگ ۴۵ ״
(۱۶) احمدیہ جماعت۔ میلسی ۳۵ ״
(۱۷) خان بہادر محمد علی خان صاحب۔ مانسہرہ ۳۰ ״
(۱۸) غلام قادر خان صاحب۔ کوٹ قسلانی ۲۵ ״
(۱۹) مولوی عبدالحق صاحب۔ پشاور ۳۰ ״
(۲۰) قاضی محمد اسلم صاحب لیکچرار۔ لاہور ۴۵ ״
(۲۱) احمدیہ جماعت۔ بھاگووال ۶۰ ״
(۲۲) مولوی عبداللہ خان صاحب۔ مالاکنڈ ۹۰ ״
(۲۳) ایم اے یوسف زئی صاحب۔ افریقہ ۶۰ ״
(۲۴) مولوی احمد دین صاحب۔ کھاریاں ۸۰ ״

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان دارالامان

میدان ارتداد میں کام کرنیوالے اصحاب

گذشتہ چند ماہ میں حسب ذیل اصحاب نے علاقہ ارتداد میں اپنے خرچ پر

تبلیغی خدمات انجام دیں :-

(۱) بابو احمد اللہ صاحب - ہیڈ کلرک - نوشہرہ۔
(۲) ڈاکٹر محمد حسین صاحب - سیالکوٹ۔
(۳) منشی محمد حسین صاحب - مدرس - کرم پور۔
(۴) مولوی جلال الدین صاحب - فیروزپور۔
(۵) احمد علی صاحب - مدرس - لدھیکے۔
(۶) چوہدری عبد الحکیم صاحب (۷) شیخ محمد حسین صاحب
(۸) مولوی محمد علی صاحب (۹) ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب
(۱۰) مولوی عبد العزیز صاحب (۱۱) چودہری محمد اسلم صاحب
(۱۲) مولوی ظہور احمد صاحب -

ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان دار الامان

آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں دو عظیم الشان فتوحات

اللہ تعالےٰ نے ہمیں حال ہی میں دو عظیم الشان فتوحات دی ہیں۔ اول سیالکوٹ میں عیسائیوں کے خلاف جہاں پادری عبد الحق صاحب اور ان کے رفقاء نے ۱۲ لیکچر دینے کا پروگرام تیار کیا تھا۔ اور ساتھ یہ بھی اعلان تھا۔ کہ مسلمانوں کے سوالات کا جواب دیا جائے گا۔ اور اگر چاہیں۔ تو مباحثہ بھی ہو سکتا ہے۔ اسپر قادیان سے مولوی غلام احمد صاحب کو بھیجا گیا۔ گفتگو شروع ہو گئی۔ اور مولوی صاحب تمام مسلمانوں کی طرف سے بطور نمایندہ پیش ہوئے۔ پادری صاحب چند دن کی گفتگو کے بعد مبہوت ہو گئے۔ اور ۶ لیکچروں کے بعد اپنا پروگرام نامکمل چھوڑ کر سیالکوٹ سے چلتے بنے۔ لوگوں پر اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھا اثر رہا۔

دوسرا مباحثہ دینا نگر ضلع گورداسپور میں آریوں کے ساتھ ہوا ہماری طرف سے اس مباحثہ کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ لیکن آریوں کا اصرار اس حد تک بڑھ چکا تھا۔ کہ مجبوراً مباحثہ کرنا پڑا۔ اس مباحثہ پر بھی اللہ تعالےٰ نے فتح اسلام کو عطاء فرمائی۔ ہماری طرف سے مولوی اللہ دتا صاحب مباحث تھے۔ اور لاہوری جماعت کی طرف سے مولوی عصمت اللہ صاحب۔ اس مباحثہ میں آریوں نے ایسی مُنہ کی کھائی ہے۔ کہ غالباً عرصہ تک ضلع گورداسپور میں وہ مسلمانوں کے ساتھ مباحثہ کی خواہش نہیں کرینگے۔ والسلام - فتح محمد سیال - قادیان۔

ہندی تبلیغی ٹریکٹوں کی ضرورت

الطاف حسین خان صاحب احمدی موضع اودھے پور کٹیا ڈاکخانہ و ضلع شاہجہان پور (یو-پی) کو چند ایسے تبلیغی ٹریکٹوں کی ضرورت ہے۔ جو ہندی یا ناگری زبان میں ہوں۔ اگر کسی دوست کے پاس ہوں۔ تو ان کو ارسال فرمائیں۔

فتح محمد سیال۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

تکمیلہ درخواست دُعا

اہلیہ ام کی علالت کی خبر پاکر بہت سے احباب بیمار پرسی کے خطوط لکھ رہے ہیں۔ میں ان سب کی ہمدردی کا مشکور ہوں۔ اور ہمدردی کرنے والوں کے واسطے دعائے خیر کرتا ہوں۔ ایسے خطوط مریضہ کے واسطے موجب تشفی ہوتے ہیں۔ مگر میں فرداً فرداً ان خطوط کے جواب نہیں لکھ سکتا۔ اکثر وقت تیمارداری میں گذرتا ہے۔ اور دفتر کا کام بھی بعض بزرگوں کی امداد سے پورا ہو رہا ہے۔ لہذا خطوں کا جواب نہ دے سکنے کے سبب معذرت کرتا ہوں۔ مریضہ کی حالت ہنوز تکلیف میں ہے۔ صاحبانِ دل اپنی دعاؤں سے امداد کرتے رہیں۔ عاجز ممنون ہوگا۔ اور اللہ تعالےٰ جزائے خیر دیگا۔

عاجز محمد صادق عفا اللہ عنہ - قادیان

اعلان نکاح

مقصودہ بیگم ہمشیرہ سید مقصود علی شاہ صاحب پسر ڈاکٹر سید فضل علی صاحب سب اسسٹنٹ سرجن سکنہ بسی خواجہ ضلع ہوشیارپور حال مقیم ساڈھورہ ضلع انبالہ کا نکاح سید زمان شاہ صاحب احمدی بی اے - ایل - ایل - بی وکیل مانسہرہ سے ۶ جولائی ۱۹۲۵ء کو مبلغ دو ہزار روپیہ مہر معجل پر ساڈھورہ میں سید زمان شاہ صاحب ریڈر نے پڑھایا۔

درخواست دُعا

میرے چھوٹے بھائی عبد الحق صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔

خاکسار غلام رسول احمدی از بدو ملہی۔

(۲) مجھے اپنے کام کے متعلق ایک خطرہ درپیش ہے۔ احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ مشکل کشائی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار الیاس الدین ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول - بہلولپور۔

(۳) خاکسار عرصہ تین سال سے بیماری میں مبتلا ہے۔ بہت علاج کئے۔ مگر فائدہ نہیں ہوا۔ نیز میرا عزیز میاں مصباح الدین بھی بیمار ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ہم دونوں کے لئے دردِ دل سے دُعا کی جاوے۔ کہ خداوند کریم ہم دونوں کو صحت کامل عطا فرمائے۔

خاکسار دیوان الدین احمدی موضع ناروا - بنگال

ولادت

مولوی عبد المنان صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ۱۴ جون ۱۹۲۵ء کو بچہ عطاء فرمایا۔ تمام احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مولود کو نیک اور سعید بناوے۔ عبد السلام کاٹھ گڑھ

دُعائے مغفرت

خاکسار کا بڑا بھائی اخویم عصمت اللہ صاحب احمدی اپنے گاؤں دہرم کوٹ بگہ میں فوت ہو گیا ہے۔ احباب دُعائے مغفرت کریں۔

سلیم اللہ - پیر غنی - تحصیل پاک پتن (منٹگمری)

ماہ جولائی کی تبلیغی رپورٹوں کا مطالبہ

اخبار الفضل مجریہ ۲۵ جولائی میں اعلان کیا گیا تھا کہ ماہ جون کی تبلیغی رپورٹوں کا انتظار آخر جولائی تک کیا جائیگا۔ اور اس کے بعد بلا توقف ان جماعتوں کے نام شائع کئے جائینگے۔ جن سے ہمیں تبلیغی رپورٹیں نہ ملی ہونگی۔ آج چونکہ یکم اگست ہے۔ اس لئے آج ان جماعتوں کے نام شائع کر دینے میں کوئی توقف نہیں چاہیئے تھا۔ لیکن مجھے افسوس ہے۔ کہ ایسی جماعتوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے۔ کہ جس کی فہرست کم از کم ایک پورا صفحہ اخبار چاہتی ہے اور چونکہ رپورٹ بھیجنے والی جماعتوں کی تعداد قلیل اور بہت ہی قلیل ہے۔ اسلئے ان کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ جو حسب ذیل ہے:

(۱) اجمیر ضلع ہوشیارپور (۲) آگرہ (۳) ادرحمہ ضلع شاہ پور (۴) برہمن بڑیہ (بنگال) (۵) بھٹنڈہ (۶) پشاور (۷) ترگری ضلع گوجرانوالہ (۸) جھمیٹ ضلع لدھیانہ (۹) دہلی (۱۰) راولپنڈی (۱۱) سیدوالہ ضلع شیخوپورہ (۱۲) سرگودہا (۱۳) شملہ - (۱۴) علی گڈھ (۱۵) فیروزپور (۱۶) کریام ضلع جالندہر (۱۷) کراچی (۱۸) گوجرانوالہ (۱۹) مخدوم پور پہوڑاں ضلع ملتان (۲۰) ملتان (۲۱) منصوری (۲۲) مسکرا ضلع ہمیرپور۔

ایک سو تراسی سکرٹری صاحبان تبلیغ میں سے صرف تیئیس سکرٹریوں کی طرف سے رپورٹ کا ملنا کس قدر تعجب کی بات ہے، اور میں حیران ہوں۔ کہ ہندوستان و پنجاب کی بہت سی بڑی بڑی جماعتوں۔ مثلاً کلکتہ۔ حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ مونگھیر۔ بمبئی۔ شاہجہانپور۔ کانپور۔ بریلی۔ انبالہ۔ سہارنپور۔ لاہور امرتسر۔ منٹگمری۔ ڈیرہ غازیخان۔ گجرات۔ جہلم۔ بھیرہ۔ ایبٹ آباد کوہاٹ بٹالہ وغیرہ کے سکرٹری صاحبان نے باوجود اسبات کے کہ ماہ جون کی رپورٹوں کا مطالبہ جولائی میں دو دفعہ بذریعہ اخبار الفضل کیا گیا ہے۔ کچھ بھی توجہ نہیں فرمائی۔

اسی ضمن میں مجھے یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ جولائی کا مہینہ ختم ہو گیا ہے۔ اور اب ۱۵ اگست تک مجھے اس ماہ کی رپورٹیں مل جانی چاہیئیں۔ اس دفعہ اتنی انتظار نہیں کی جائے گی بلکہ ۱۵ اگست کے بعد جلد سے جلد پھر ایسی ہی صورت اختیار کیجائیگی۔ والسلام۔ فتح محمد سیال۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ایک غلطی کی تصحیح

گذشتہ پرچہ میں لنڈن کا جو خط درج ہوا ہے۔ اس میں ایک لفظ عید الضحیٰ چھپ گیا ہے۔ جناب میر محمد اسحٰق صاحب اس کی اصلاح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ صحیح لفظ عید الاضحیٰ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
یوم پنجشنبہ - قادیان دارالامان - ۲۰ اگست ۱۹۲۵ء

کیا اسلام میں مُرتد کی سزا قتل ہے؟

قرآن شریف اور قتلِ مُرتد

کیا قرآن کریم قتلِ مُرتد کے سوال پر ساکت ہے؟

(نمبر ۱۹)

(حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب بی اے کے قلم سے)

قرآن شریف پر ایک سرسری نظر کرنے سے مجھے ۱۵ آیات ایسی ملی ہیں۔ جن میں ارتداد یعنے کفر بعد اسلام کا ذکر ہے۔ اگر زیادہ غور سے قرآن شریف کو دیکھا جائے۔ تو ممکن ہے اس سے بھی زیادہ آیات اس مضمون کی نکل آئیں۔ لیکن جو پندرہ آیات ایک سرسری نظر کے بعد مجھے ملی ہیں۔ ان میں ایک آیت بھی ایسی نہیں۔ جس میں مرتد کے لئے قتل کی سزا کا ذکر ہو۔ اور قتل مرتد کے حامی اس امر کو تو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ارتداد کی آیات میں اُخروی سزا کا تو ذکر ہے۔ مگر اس دنیا میں قتل کی سزا دئے جانے کا ذکر کہیں نہیں۔ لیکن وہ یہ کہتے ہیں۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ اس دنیا میں ان کو قتل کی سزا نہیں دی جائیگی۔ اور اس امر کی تائید میں وہ قرآن شریف کی مندرجہ ذیل آیت پیش کرتے ہیں۔ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیما ٥ (سورہ نساء ع ۱۳)

وہ کہتے ہیں۔ اس آیہ کریمہ میں ایسے شخص کے لئے جو کسی مومن کو عمداً قتل کر دے۔ صرف اخروی سزا کا ذکر ہے۔ پس کیا اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ ایسے شخص کو اس کے جرم کی سزا اس دنیا میں نہیں دی جائیگی۔ اور کیا ایسا آدمی قتل نہیں کیا جائیگا۔ میں کہتا ہوں یہ قیاس مع الفارق ہے۔ ان کی پیش کردہ آیت کے نزول سے پہلے صراحتاً قرآن شریف میں ایسے شخص کے قتل کے کیا جانے کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ اور اسی آیہ کریمہ کے نزول کے بعد بھی قصاص کا حکم نازل ہوا۔ لیکن قتل مرتد کے متعلق قرآن شریف میں ایک بھی آیت نہیں۔ چنانچہ قتل مرتد کے حامیوں کو یہ کہنا پڑا ہے۔ کہ قرآن شریف اس سوال کے متعلق ساکت ہے۔ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم کی آیت سورہ نساء میں نازل ہوئی۔ اس سے پہلے سورہ بقرہ میں قصاص کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ کتب علیکم القصاص فی القتلیٰ۔ اور فرماتا ہے:۔ ولکم فی القصاص حیوۃ یااولی الالباب لعلکم تتقون (بقرہ ع ۲۲) نیز سورہ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا فلا یسرف فی القتل انہ کان منصورا ٥ (بنی اسرائیل ع ۴) نیز سورہ بقرہ ع ۲۴ میں فرماتا ہے:۔ والحرمات قصاص فمن اعتدیٰ علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ علیکم۔ اور آیت پیش کردہ کے بعد بھی قصاص کی آیت قرآن شریف میں نازل ہوئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورہ مائدہ میں فرماتا ہے:۔ وکتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس والعین بالعین والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن والجروح قصاص (مائدہ ع ۷)

پس قاتل متعمد کے متعلق تو قتل مرتد کے حامی صرف ایک آیت ایسی پیش کرتے ہیں۔ جس میں آخروی سزا کا ذکر ہے۔ اور قصاص کا ذکر نہیں۔ لیکن اس ایک آیت کے مقابل میں کم از کم چار آیتیں موجود ہیں۔ جن میں قاتل سے قصاص کا صریح حکم موجود ہے۔

مگر قرآن شریف میں کم از کم ۱۵ آیات موجود ہیں۔ جن میں ارتداد کا ذکر تو ہے۔ لیکن قتل کی سزا کہیں بھی مذکور نہیں۔ پس حامیان قتل مرتد کا ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم کی آیت کو بطور نظیر کے پیش کرنا ان کے لئے کچھ بھی مفید نہیں۔ بلکہ اس سے ان کے خلاف استدلال ہو سکتا ہے کہ اگر مرتد کے لئے بھی قتل کی سزا ہوتی تو جیسے قاتل کی صورت میں اگر ایک جگہ صرف اُخروی سزا کا ذکر ہے تو کم از کم چار جگہ قصاص کا صریح حکم موجود ہے۔ اسی طرح اگر مرتد کے لئے بھی قتل کی سزا ہوتی۔ تو جب بار بار قرآن شریف مرتد کیلئے اُخروی سزا کا ذکر کرتا ہے۔ (جیسے عام کافر کیلئے) تو کم از کم ایک مرتبہ ہی اس کے قتل کئے جانے کا ذکر فرما دیتا۔ پس قرآن شریف کا بار بار اخروی سزا کا ذکر کرنا اور قتل کی سزا کا کہیں بھی ذکر نہ کرنا صاف طور پر ظاہر کرتا ہے۔ کہ مرتد کے لئے خدا تعالے نے قتل کی سزا مقرر نہیں فرمائی۔ خصوصاً جب کہ ہم تمام قرآن شریف کو ضمیر کی آزادی کی آیات سے بھرا ہوا دیکھتے ہیں۔ اور جب کہ علی الاعلان اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر اور لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔ نیز یہ بات بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے۔ کہ ارتداد کی آیات قریباً سب کی سب مدینہ میں ایسے وقت میں نازل ہوئیں۔ جب کہ اسلامی سلطنت قائم ہو چکی تھی۔ اور قتل کی سزا کا نفاذ بھی ہو سکتا تھا۔ پھر کیوں اُخروی سزا پر انحصار رکھا گیا۔ حالانکہ اخروی سزا کا تو انسان مشاہدہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے سب سے پہلے وہ سزا بیان کرنی چاہیئے تھی۔ جو نزول کے وقت دی جاسکتی تھی۔

لیکن میں کہتا ہوں۔ یہ کہنا بھی درست نہیں کہ قرآن شریف کی آیات متعلقہ ارتداد قتل مرتد کے سوال پر ساکت ہیں۔ میں اُوپر لکھ چکا ہوں کہ قرآن شریف میں کم از کم ۱۵ آیات ایسی ہیں۔ جن میں کفر بعد اسلام کا ذکر ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک اس امر کی شہادت دیتی ہے کہ مرتد کے لئے اسلام میں قتل کی سزا نہیں ہے۔ ان ۱۵ آیات میں سے ایک آیت تو وہ ہے۔ جس کے متعلق میں پہلے بحث کر چکا ہوں۔ یعنے وقالت طائفۃ من اھل الکتٰب اٰمنوا بالذی انزل علی الذین اٰمنوا وجہ النہار واکفروا اٰخرہ لعلہم یرجعون ٥ اور جیسا کہ میں ثابت کر چکا ہوں اس آیہ کریمہ سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ کہ

اسلام میں قتل کی سزا نہیں دی جاتی تھی۔ اور کفر بعد اسلام کے متعلق چار آیتیں میں منافقین کی بحث میں لکھ چکا ہوں۔ جن میں اللہ تعالےٰ منافقین کے متعلق شہادت دیتا ہے۔ کہ انہوں نے اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کیا ہے۔ اور ارتداد کا لفظ بھی استعمال فرماتا ہے لیکن کہیں بھی اللہ تعالےٰ نے منافقین کے قتل کا حکم نہیں دیا۔ باقی دس آیات ہیں جن کو میں یکے بعد دیگرے پیش کروں گا۔

پہلی اور دوسری آیت مع آیات متعلقہ

کیف یھدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانھم وشھدوا ان الرسول حق وجاءھم البینٰت واللہ لا یھدی القوم الظالمین ۔ اولٰئک جزاءھم ان علیھم لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین ۝ خٰلدین فیھا لا یخفف عنھم العذاب ولا ھم ینظرون ۝ الا الذین تابوا من بعد ذٰلک واصلحوا فان اللہ غفور رحیم ۝ ان الذین کفروا بعد ایمانھم ثم ازدادوا کفرا لن تقبل توبتھم واولٰئک ھم الضالون ۝ ان الذین کفروا وماتوا وھم کفار فلن یقبل من احدھم ملء الارض ذھبا ولو افتدیٰ بہ اولٰئک لھم عذاب الیم وما لھم من ناصرین ۝ (آل عمران ع ۹)

"اللہ تعالےٰ اس قوم کو کس طرح ہدایت کرے۔ جنہوں نے ایمان لانے کے بعد پھر کفر اختیار کیا۔ اور وہ گواہی دے چکے تھے۔ کہ یہ رسول سچا ہے۔ اور کھلے نشان بھی ان کے پاس آ چکے تھے۔ اور اللہ تعالےٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ انکی سزا یہ ہے۔ کہ ان پر خدا کی اور فرشتوں کی اور لوگوں کی سب کی لعنت ہے۔ اسی لعنت میں یہ ہمیشہ رہیں گے۔ نہ تو ان سے عذاب ہی ہلکا کیا جائیگا۔ اور نہ ان کو مہلت دیجائے گی۔ مگر جن لوگوں نے ایسا کرنے کے بعد توبہ کی۔ اور اصلاح کر لی۔ تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربان ہے۔ جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد پھر کفر اختیار کیا۔ اور پھر ان کا کفر بڑھتا گیا۔ تو ایسے لوگوں کی توبہ کبھی قبول نہیں ہوگی۔ اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔ جن لوگوں نے اسلام سے انکار کیا۔ اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے۔ تو ان میں سے کسی سے زمین بھر سونا بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔ خواہ وہ اسکو بدلہ میں دینا چاہے۔ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور ان کے لئے کوئی مددگار نہیں"

مندرجہ بالا اقتباس میں دو آیات ایسی ہیں۔ جن میں کفر بعد ایمان کا ذکر ہے۔ اور ان دونوں آیات سے یہ امر صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسلام میں ارتداد کی سزا قتل نہیں ہے۔

پہلی آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ پہلے سچے دل سے اس نبی پر ایمان لے آئے۔ اور زبان سے اس کی صداقت کا اقرار کیا۔ اور اس طرح اقرار باللسان و تصدیق بالقلب کے مصداق ٹھہرے مگر پھر کسی نفسانی وجہ سے انکار کر دیا۔ تو ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں مل سکتی۔ لیکن اگر وہ خدا تعالےٰ کی طرف آنا چاہیں۔ تو پھر خدا تعالےٰ ان کے لئے دروازے کھول دیتا ہے۔

دوسری آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ ارتداد کے بعد کفر میں بڑھتے جاتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں۔ کیونکہ یہ لوگ ایک طرف کفر میں بڑھتے جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف منہ سے توبہ کرتے ہیں۔ ان کی ایسی توبہ فائدہ نہیں دیتی۔

ان دونوں آیات سے یہ مستنبط ہوتا ہے۔ کہ ارتداد کے بعد مرتد اپنے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ مرتد دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو بعد میں سچی توبہ کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالےٰ ہدایت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ دوسرے وہ جو اپنے کفر میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اور اگر توبہ بھی کرتے ہیں۔ تو جھوٹی۔ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالےٰ ہدایت روک لیتا ہے۔ اور وہ اپنی گمراہی میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ان آیات کے پڑھنے سے پہلا اثر جو ہر ایک انصاف پسند انسان کے دل پر پڑتا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ ارتداد کے بعد مرتدین پر کوئی جبر نہیں ہوتا۔ وہ اپنے حال پر چھوڑ دئے جاتے ہیں۔ جو بعد میں سچی توبہ کر لیں۔ تو ان کی توبہ اللہ تعالےٰ قبول کر لیتا ہے۔ اور جو لوگ سچی توبہ نہیں کرتے۔ اور اپنے کفر میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ ایسے لوگ ہمیشہ کے لئے ہدایت سے محروم رہتے ہیں۔ اور گمراہی ہی میں اس دنیا سے گزر جاتے ہیں۔ پس ان آیات میں یہ مفہوم ضرور مرکوز ہے۔ کہ مرتد کو قتل کی سزا نہیں دی جاتی تھی۔ بلکہ ان کو خدا کی طرف سے ڈھیل دی جاتی تھی۔ سچی توبہ جبر اور قتل کے سوال کو رد کرتی ہے۔ کیونکہ جب مرتد ہوتے ہی مسلمان تلوار کھینچ کر اس کے گرد ہو جاویں گے۔ کہ توبہ کرو۔ ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔ تو ایسے حال میں اس کی توبہ جبر و اکراہ کی توبہ ہوگی۔ نہ کہ توبۂ نصوح۔ اسی طرح مرتد کا اپنے کفر میں ترقی کرتے جانا بھی ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس کو خدا تعالےٰ ڈھیل دیتا ہے۔ اور اسے لمبی مہلت دی جاتی ہے۔ کسی تلوار سے اسکی زندگی کا خاتمہ نہیں کیا جاتا۔

پس یہ دونوں آیتیں قتل مرتد کے عقیدہ کی تردید کر رہی ہیں۔ ان آیات پر مولوی ظفر علی خان صاحب نے یہ جرح کی ہے۔ کہ ان کا سیاق و سباق بتلاتا ہے۔ کہ یہاں پر اسلام لاکر مرتد ہونے کا ذکر نہیں۔ بلکہ یہ کہ اہل کتاب حضور سرور کائنات پر ایمان لانے کا عہد و پیمان کرنے کے بعد آپ کی تشریف آوری پر تمام بینات سے منکر ہو گئے تھے۔ اسی کفر بعد ایمان کا ان آیات میں ذکر ہے۔ اور لکھتے ہیں کہ "حقیقت یہ ہے۔ کہ ان آیات کا بہ سلسلہ ارتداد پیش کرنا ہی قرآن (شریف) سے انتہا درجہ کے جہل کا ثبوت ہے"۔ مگر یہ مولوی صاحب کی خوش فہمی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ بسلسلہ ارتداد میں ان آیات کا پیش کرنا قرآن شریف سے انتہا درجہ کے جہل کا ثبوت نہیں۔ بلکہ ان کے یہ الفاظ خود ان پر صادق آتے ہیں۔ اگر مولوی صاحب کو علم قرآن اور اصول تفسیر سے ذرا بھی مس ہوتا۔ تو ایسے الفاظ منہ پر نہ لاتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اوتیت جوامع الکلم (بخاری) یعنی جو کلام مجھے دیا گیا ہے۔ اس میں یہ خصوصیت ہے۔ کہ تھوڑے لفظوں میں بہت سے معنی ادا کئے گئے ہیں۔ یہ نہیں۔ کہ قرآن شریف کی ہر ایک آیت ایک ہی مفہوم تک محدود ہے۔ اور کوئی دوسرا مفہوم اس سے نکالنا غلطی ہے۔ ایک آیت کو صریح الفاظ کے ہوتے ہوئے ایک ہی معنی میں مخصوص کرنا صحیح نہیں۔ بلکہ کئی مفہوم نکل سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ایک معنی دوسرے معنوں کے متضاد نہ ہوں۔

پس آیات زیر بحث میں اگر مولوی ظفر علی خان صاحب کے معنی بھی درست مان لئے جائیں۔ تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ کہ کفر بعد اسلام کے ظاہری اور اقرب معنی لینا غلطی ہے۔ بلکہ مولوی ظفر علی خان صاحب کے پیش کردہ معنوں کے باوجود آیت اپنے ظاہری معنوں میں بھی درست ماننی پڑے گی۔ اور مولوی ظفر علی خان صاحب یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ چونکہ یہاں ایمان کے کوئی خاص معنی ہیں۔ اس لئے عام اور معروف معنی لینا جہالت ہے۔ عام اور معروف لینا جہالت نہیں۔ بلکہ جو شخص ان پر اعتراض کرتا ہے۔ وہ خود اپنی جہالت کا ثبوت دیتا ہے۔

افسوس کہ مولوی صاحب کو تمام مفسرین کے مشہور و معروف اور مسلّم اصول کا بھی علم نہیں۔ اگر کسی آیۃ کریمہ کے نزول کا کوئی خاص سبب یا موقعہ ہو۔ تو وہ آیت اس خاص موقعہ اور محل کے لئے مخصوص نہیں سمجھی جاتی۔ بلکہ وہ اپنے الفاظ کے مفہوم کے جائز دائرہ کے اندر پوری وسعت اور عمومیت رکھتی ہے۔ چنانچہ مفسرین نے اس کے متعلق جو اصل باندھا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ الاعتبار بعموم اللفظ لا بخصوص السبب۔ یعنی ہر ایک آیت اپنے الفاظ کے عام معنوں میں لی جائیگی۔ جس محل پر وہ پہلی دفعہ نازل ہوئی۔ اس محل و موقعہ میں اس کو محصور نہیں سمجھا جائے گا (ملاحظہ ہو قنوی علی البیضاوی جلد اوّل صفحہ ۱۳۱)۔ اسی طرح روح المعانی جلد ۲ صفحہ ۲۹۴ پر لکھا ہے۔ وسبب النزول لا یصلح مخصصا فان العبرۃ کما تقرر بعموم اللفظ لا بخصوص السبب یعنی کسی آیت کا سبب نزول اس آیت کی تخصیص نہیں کر دیتا۔ بلکہ وہ آیت اپنے عام معنوں میں ہی سمجھی جائے گی۔ اور اس کو اس واقعہ کے ساتھ مختص نہیں سمجھا جاوے جیسا کہ مسلّم ہے ؛

حدیث شریف میں ہے۔ المغضوب علیھم الیھود والضالین النصارٰی (رواہ الترمذی و ابن حبان) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المغضوب علیھم سے مراد یہود ہیں۔ اور الضالین سے مراد نصارٰی ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ یہود و نصارٰی کے سوا اور کوئی مغضوب علیہ اور ضالّ نہیں ہے۔ اور انہی دو قوموں پر ان الفاظ کا حصر ہو گیا ہے ؛

پس اگر مولوی ظفر علی خاں صاحب کا یہ کہنا درست بھی مان لیا جائے۔ کہ یہ آیات ان یہود کے متعلق ہیں جنہوں نے یہ عہد کیا تھا۔ کہ جب نبی موعود کا ظہور ہو گا۔ تو ہم ان پر ایمان لائیں گے۔ لیکن آنحضور پر نور کے ظہور قدسی کے وقت وہ منکر ہو گئے۔ تو اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ یہ آیات عام مرتدین پر چسپاں نہیں ہو سکتیں۔ جو اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کریں ؛

علاوہ ازیں خود ان آیات کا مضمون اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ یہود کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ عام ہیں۔ ان آیات میں تین گروہوں کا ذکر ہے۔ اوّل وہ جو ارتداد اختیار کرنے کے بعد پھر سچی توبہ کرتے ہیں۔ دوم وہ جو توبہ نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے کفر میں ترقی کرتے جاتے ہیں۔ تیسرے وہ جو ابتدا سے ہی کافر رہتے ہیں۔ یہ ایک عام تقسیم ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ اس کو یہود تک محدود کیا جائے۔ اسی طرح ان آیات سے ماقبل کی آیت دیکھو۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخسرین [illegible] یہود [illegible]

یہود کے لئے مخصوص ہے یا سب پر حاوی ہے؟ پھر ان آیات سے مابعد کی آیت پڑھو۔ لن تنالوا البر حتٰی تنفقوا مما تحبون۔ کیا مولوی ظفر علی خاں صاحب کے نزدیک اس آیت میں صرف یہود ہی مخاطب ہیں۔ جب پہلی آیت اور بعد کی آیت اپنے مفہوم میں عام ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ان دونو آیات کی درمیانی آیات کو باوجود الفاظ کی عمومیت کے صرف یہود کے لئے خاص سمجھا جائے ؛

مولوی ظفر علی خاں صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ان آیات کو بسلسلہ ارتداد پیش کرنا ہی قرآن سے انتہا درجہ کے جہل کا ثبوت ہے۔ (زمیندار ۲۰ مارچ ۱۹۲۵ء کالم ۲ صفحہ ۷)

مولوی صاحب کی دلچسپی کے لئے میں چند خاص خاص تفاسیر سے کچھ اقتباس ذیل میں درج کرتا ہوں۔ تا مولوی صاحب کو دیکھ کر حیرت ہو۔ کہ صرف ہم ہی نہیں جنہوں نے ان آیات کو بسلسلہ ارتداد پیش کر کے قرآن شریف سے انتہا درجہ کے جہل کا ثبوت دیا ہے۔ بلکہ وہ جو مسلمانوں میں چوٹی کے مفسر شمار کئے جاتے ہیں۔ وہ بھی ہماری طرح اسی انتہا درجہ کے جہل میں مبتلا ہیں :-

پہلا مفسر جس نے ان آیات کو مرتدین پر چسپاں کر کے بقول مولوی ظفر علی خانصاحب قرآن شریف سے انتہا درجہ کے جہل کا ثبوت دیا ہے۔ روح البیان کا مصنف ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ فان قیل ظاھر الاٰیۃ یقتضی ان من کفر بعد اسلامہ لا یھدیہ اللہ ومن کان ظالما لا یھدیہ اللہ وقد راینا کثیرا من المرتدین اسلموا وھداھم وکثیر من الظالمین تابوا عن الظلم فالجواب ان معناہ لا یھدیھم ماداموا مقیمین علی الرغبۃ فی الکفر والثبات علیہ ولا یقبلون علی الاسلام واما اذا تحروا اصابۃ الحق والاھتداء بالادلۃ المنصوبۃ فحینئذ یھدیھم اللہ بخلق الاھتداء فیھم (روح البیان جلد ۱ صفحہ ۳۴۳) ؛

دوسرا مفسر جس نے بقول مولوی ظفر علی خاں ایسے انتہاء درجہ کے جہل کا ثبوت دیا ہے۔ ابن جریر ہے۔ وہ اس آیت کے متعلق لکھتے ہیں۔ نزلت فی اثنی عشر رجلا رجعوا عن الاسلام ولحقوا بقریش ثم کتبوا الی اھلھم ھل لنا من توبۃ فنزلت الا الذین تابوا من بعد ذالک (ابن جریر جلد ۳ صفحہ ۲۴۲)

تیسرا مفسر جس نے بقول مولوی ظفر علی خاں قرآن شریف سے ایسے انتہاء درجہ کے جہل کا ثبوت دیا ہے ابن کثیر ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ عن عکرمۃ عن ابن عباس ان قوما اسلموا ثم ارتدوا فارسلوا الی قومھم یسألون لھم فذکروا ذالک لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نزلت ھذہ الاٰیۃ۔ ان الذین کفروا بعد ایمانھم ثم ازدادوا کفرا لن تقبل توبتھم ھکذا رواہ واسنادہ جید (ابن کثیر برحاشیہ فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۲۲۹) ؛

چوتھا مفسر جس کو اسی زمرہ میں شامل کرنا چاہیئے۔ بحر المحیط کا مصنف ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ ومعنی ثم ازدادوا کفرا تموا علی کفرھم وبلغوا الموت بہ فیدخل فیہ الیھود والمرتدون قالہ مجاھد وقال نحوہ السدی وقیل نزلت فیمن مات علی الکفر من اصحاب الحارث بن سوید (بحر المحیط جلد ۲ صفحہ ۵۱۹)

گوشت خوری اور نئی طبی تحقیقات

انگریزی اخبار سٹیٹسمین لکھتا ہے۔ صحت کو قائم رکھنے اور جسمانی قوت کو بڑھانے کے متعلق طبابت پیشہ اصحاب نے جو نیا نقطۂ نگاہ ایجاد کیا ہے۔ اس کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے امریکہ کے نامی گرامی طبی مسائل پر بحث کرنیوالے ڈاکٹر ووڈ ہچنسن نے اس لنچ (ناشتہ) کے موقعہ پر جو "انگلش سپیکنگ یونین" نے لنڈن میں امریکہ اور کینیڈا کے ڈاکٹروں کو دیا۔ ایک بیان پیش کیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے بہت سی دلچسپ باتیں بیان کیں۔ جن کا مختصر (ضروری) خلاصہ یہ ہے۔ کہ :-

(۱) گوشت کھاؤ اور خوب کھاؤ۔ ایسی کوئی ایسی شئے نہیں جو اس دقیانوسی جہالت کی تائید کرتی ہو۔ کہ یہ گردوں اور امراض گردہ پیدا کرتا ہے۔

(۲) گوشت خور اقوام مثلاً اہالیان نیوزیلینڈ۔ آسٹریلیا اور کینیڈا کی شرح اموات دنیا کی دوسری اقوام کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے ؛

(۳) فقط فلاں پر زندگی بسر کرنے والے اشخاص میں بیماریوں کا مقابلہ کرنے کی قوت گھٹ جاتی ہے اور خرگوش جتنی بھی نہیں رہ جاتی ؛

(۴) عمدہ عمدہ اور لطیف غذائیں کھاؤ۔ مثلاً مکھن بالائی اور مرغن اشیاء ؛

گوشت خوری کے متعلق یورپ اور امریکہ کے مشہور ڈاکٹروں کا یہ بیان امید ہے۔ ان لوگوں کیلئے باعث دلچسپی ہوگا۔ جو زمانہ حال کی طبی تحقیقاتوں کو خاص وقعت اور قدر کی نظر سے دیکھتے ہیں اور وہ اپنے دقیانوسی خیالات کو جو گوشت خوری کے [illegible] ہیں۔ تبدیل کرنے کی ضرورت محسوس کریں گے ؛

مسلمانوں پر عالمگیر انحطاط اور اسکی وجہ

ایک وقت وہ تھا۔ جب کہ مسلمان صفحہ دنیا پر اپنی وہ شان و شوکت اور ایسا رعب و غلبہ رکھتے تھے۔ کہ کوئی قوم چاہے کتنی بڑی کیوں نہ ہو۔ وہ بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ ہر رنگ اور ہر طریق میں چاہے وہ ملک سے تعلق رکھتا ہو۔ چاہے سیاست سے چاہے دین سے وابستہ ہو۔ چاہے اخلاق سے۔ اس میں ان کی برتری اور فوقیت پائی جاتی تھی۔ ہر بات میں ان کا قدم روز تصعد اور ترقی میں تھا۔ وہ علم و ہنر میں ایسے بڑھے ہوئے تھے۔ کہ اس زمانہ میں وہ قومیں جو بام ترقی پر پہنچی ہوئی ہیں۔ وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ ان کا جاہ و جلال ایسا تھا۔ کہ ان سے قیصر و کسریٰ جیسی بڑی بڑی سلطنتیں لرزاں و ترساں تھیں۔ ان کے تقویٰ و طہارت کی یہ حالت تھی۔ کہ دشمن بھی ان کی پاکبازی کے معترف تھے۔ اور "مسلم" کا لفظ اس بات کے لئے کافی ہوتا تھا۔ کہ جو مسلم کہلائے اس پر ہر طرح اعتماد اور اعتبار بھی کیا جائے۔ لیکن بخلاف اس کے آج یہ زمانہ اور یہ وقت ہے۔ کہ کوئی جگہ اور کوئی علاقہ ایسا نہیں۔ جہاں مسلمان بستے ہوں۔ اور وہ ذلت و ادبار کا نشانہ نہ بنے ہوئے ہوں۔ کوئی خطہ ارض ایسا نہیں جہاں مسلمانوں کی آبادی ہو اور وہ رسوائی اور فضیحت کے گڑھے میں سکون پذیر نہ ہوں۔ زندگی کے ہر پہلو میں ان کا قدم پیچھے کی طرف پڑ رہا ہے۔ وہ ہر لحظہ اور ہر سیکنڈ تنزل اور انحطاط کی طرف جا رہے ہیں۔ اور یہ ایک ایسی صاف اور واضح حقیقت ہے۔ جس سے کوئی صاحب عقل و دانش انکار نہیں کر سکتا۔ بلکہ خود مسلمان کہلانے والے بھی اس کا نہایت صفائی سے اعتراف اور اقرار کر رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار ہمدم (۲۴ جولائی ۱۹۲۶ء) میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں مسلمانوں کی ذلت۔ ادبار و تنزل و انحطاط کا نقشہ حسب ذیل الفاظ میں کھینچا گیا ہے۔

"آج کل دنیائے اسلام کے ادباری و انحطاطی حالات دول یورپ کی جوع الارض و آز نے عموماً عاشقان محمدی و حاملان توحید الی یوم القیامہ کے طبائع کو اسباب انحطاط و علل انتشار کے تجسس و تلاش کی طرف متوجہ کر رکھا ہے اسی وجہ سے اگر ایک طرف ترک اپنی اصلاح و درستی نظام اساسی میں منہمک۔ حتیٰ کہ منصب خلافت لیسے مرکز سے بھی دست بردار ہو رہے ہیں۔ تو دوسری طرف عرب اپنے شیرازہ قومی کی بندش اور استحکام ملکی میں مشغول ہیں۔ ہندوستانی مسلمان اگر اپنی تنظیم و درستی کی چیخ پکار مچا رہے ہیں۔ تو چینی مسلمان اپنی تدابیر فوز و فلاح میں غلطاں و پیچاں۔

غرضکہ دنیا کے ہر حصہ میں مسلمان و ادبار لازم و ملزوم اور ہر جگہ مذہبی و سیاسی اختلال حد کو پہنچا ہوا۔ ہر جگہ کے ہمدردان قوم اصلاح و درستی کی کوشش میں مشغول۔ مگر نتیجہ پر نگاہ کی جائے۔ تو ڈھاک کے تین پات۔ مخالفین اسلام کے پیچ افتراق و شقاق کامیاب۔ اور مسلم ہمدردوں کی کوشش اتحاد و امتزاج ناکام۔ اس وجہ سے مجبوراً یہ رائے قایم ہوتی ہے۔ کہ پوری قوم کی قوم میں کوئی مادہ فاسد ایسا سرایت کر گیا ہے۔ کہ جو نہ قوم کا لائحہ عمل بننے دیتا اور نہ قوت امتزاج پیدا کر کے ابھرنے دیتا ہے۔ نہ "ان کنتم مومنین" کی جزا اٹل لازمی و یقینی حاصل ہوتی ہے"

ان الفاظ میں جہاں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر ملک کے مسلمان نامرادی اور ناکامی سے ہمکنار ہو رہے ہیں۔ وہاں یہ بھی اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ ان کی کوئی کوشش اور سعی نتیجہ خیز نہیں ہو رہی۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو ہی دیکھ لیا جائے۔ انہوں نے کتنے کام شروع کئے۔ لیکن ایک کام بھی ایسا نہیں نظر آتا جس میں انہیں سوائے تباہی و بربادی کے کچھ حاصل ہوا ہو۔ مثلاً تحریک ہجرت شروع کی۔ نتیجہ کیا ہوا۔ یہی کہ سینکڑوں مسلمان تباہ ہو گئے سینکڑوں نان شبینہ کے محتاج ہو گئے۔ اسی طرح ترک موالات کی تحریک میں ہوا۔ جس کی اب یہ حالت ہے کہ جو لوگ ترک موالات کی حمایت میں اٹھے تھے۔ وہی موالات کے حامی ہو گئے۔ پھر خلافت کمیٹیاں قائم ہوئیں جو ایک نام کے خلیفہ کی حمایت کا دم بھرنے لگیں۔ مگر وہ خلیفہ ہی نہ رہا۔ غرض کسی کام میں انہیں کامیابی اور کامرانی کا منہ دیکھنا نصیب نہیں ہوا۔ مگر افسوس ان میں سے بہتوں کی حسیں ماری گئی ہیں۔ وہ نہیں دیکھتے۔ کہ ہر سورج جو ان پر چڑھتا ہے۔ انہیں اور زیادہ تباہی کے قریب کر رہا ہے۔ اور ہر رات جو ان پر آتی ہے۔ انکی بربادی پر نوحہ کرتی ہے۔ بلکہ ہر سیکنڈ اور لمحہ جو ان پر گزرتا ہے وہ مصائب کے پہاڑ ان پر ڈھا رہا ہے۔ میں پوچھتا ہوں۔ کیا مسلمانوں نے باوجود اتنی ناکامیوں اور تباہیوں کے کبھی یہ بھی سوچا ہے۔ کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ کیوں ان کی تمام کوششیں ناکام اور تمام مساعی بے نتیجہ اور لاطائل ثابت ہو رہی ہیں۔ کیوں ان کے تمام عزائم اور ارادے ناکام ہو رہے ہیں۔ کیوں وہ قعر ذلت سے نکلنے کی بجائے روز بروز اس کے تحت اور عمق کی طرف جا رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کی کامیابی کے لئے اس زمانہ میں جس امام برگزیدہ انسان کو مبعوث فرمایا۔ اس کی شناخت سے وہ محروم ہیں۔ اور باوجود توجہ دلانے کے اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ ان کے سامنے یہود کی نہایت عبرتناک مثال موجود تھی۔ جنہوں نے حضرت مسیح ناصری کا انکار کیا۔ اور اس کے نتیجہ میں طرح طرح کی ذلتوں اور عذابوں کے مورد ہوئے۔ چنانچہ قرآن کریم بھی ان کے متعلق یہ شہادت دیتا ہے۔ ضربت علیھم الذلۃ و المسکنۃ۔ کہ ذلت اور مسکنت ان پر چپٹا دی گئی۔ پھر احادیث میں مسلمانوں کو یہودی بن جانے سے ڈرایا گیا۔ اور ان اوصاف قبیحہ سے مجتنب رہنے کے لئے تحذیر اور تنبیہ کی گئی تھی۔ لیکن باوجود اس کے انہوں نے کوئی پروا نہ کی۔ اور مسیح محمدی کے آنے پر اس کا انکار کر کے انہیں حالات میں گرفتار ہو گئے۔ جن میں مسیح موسوی کا انکار کرنے والے گرفتار تھے۔ اب جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام کے انکار کی وجہ سے یہود کو آج تک فوز و فلاح اور کامیابی نصیب نہ ہوئی اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کرنے والوں کو بھی کامیابی حاصل ہونا ناممکن اور محال ہے۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ مسلمان اس نہایت ہی خطرناک فرو گذاشت کی تلافی کریں۔ کیا وہ دیکھتے نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کرتے ہوئے اس وقت تک وہ جس قدر کوششیں کر چکے ہیں۔ وہ بجائے کامیابی کی طرف لے جانے کے ناکامی تک پہنچا رہی ہیں۔ اگر وہ ابتک آج تک کی کوششوں کے نتائج دیکھ لیں۔ تو انہیں معلوم ہو جائے۔ کہ جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں۔ وہ بالکل صحیح اور درست ہے۔

خاکسار:۔ تاج الدین گورداسپوری

ابطال حقیقت وید اور صداقت فرقان حمید

شیخ فضل الرحمٰن صاحب دفتر سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ۔ صدر بازار چھاؤنی ملتان نے اس نام کی ایک کتاب چھپوا کر شائع کی ہے۔ جس میں آریوں کے روح و مادہ کے متعلق اعتراضات کے مدلل اور معقول جواب دئے گئے ہیں۔ اور خود ان کی کتب کے حوالجات سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ جو اعتراضات وہ اسلام پر کرتے ہیں۔ ان کے اصلی مورد وہ خود ہیں۔ علاوہ ازیں وید منتروں پر ایسے زبردست اعتراضات کئے گئے ہیں۔ جن کے آریہ صاحبان کے پاس قطعاً جواب نہیں۔ کتاب بہت سنجیدہ اور متین پیرایہ میں لکھی گئی ہے۔ اور ماشاءاللہ فضل حسین صاحب کی جو اس کتاب کے مصنف ہیں۔ آریہ مذہب کے متعلق گہری علمی تحقیق و تدقیق کا ثبوت پیش کرتی ہے۔ وہ احباب جنہیں آریوں سے گفتگو کا موقعہ ملتا ہے۔ اور جو ہندوؤں میں تبلیغ کرتے ہیں۔ وہ ضرور اس کا مطالعہ کریں۔ اور اس میں درج شدہ حوالجات سے فائدہ اٹھائیں۔ ایک سو بیس صفحہ کی کتاب ہے۔ قیمت ۶/ جو مندرجہ بالا پتہ سے مل سکتی ہے۔

اشتہارات

دس عظیم الشان خوبیوں والی

احمدی جیبی حمائل شریف مترجم طیار ہوگئی ہے

الحمد للہ۔ کہ احباب کی عرصہ دراز کی خواہش پوری ہوگئی۔ یعنی جیبی سائز پر مترجم قرآن مجید طیار ہوگیا ہے۔ اور انشاء اللہ ماہ رواں کے اندر اندر مکمل صورت میں احباب کے پاس پہنچنا شروع ہو جائے گا۔ اب کی مرتبہ خدا کے فضل سے یہ حمائل نہایت شان سے طیار ہوئی ہے۔ جسے احباب دیکھ کر انشاء اللہ ضرور خوش ہونگے۔ وہ دس خوبیاں مندرجہ ذیل ہیں

(۱) لکھائی چھپائی اور صحت کا ایسا انتظام کیا گیا ہے۔ کہ باوجود جیبی سائز پر ہونے کے خط ایسا واضح اور صاف ہے۔ کہ معمولی خواندہ انسان بھی بآسانی پڑھ سکتا ہے۔

(۲) اس کا ترجمہ فاضل اجل حضرت حافظ روشن علی صاحب کی زیر نگرانی مخالفین اسلام اور مخالفین سلسلہ خصوصاً آریوں عیسائیوں اور غیر احمدیوں کے اعتراضات کو مدنظر رکھ کر لغت اور قرآن و حدیث کے مطابق حسب ضرورت از سر نو ترمیم اور زیادہ صحیح کیا گیا ہے۔ گویا اکثر اعتراضات کو ترجمہ میں ہی حل کیا گیا ہے۔

(۳) کئی جگہ حضرت خلیفہ اوّل کے ضروری نوٹ بھی درج کئے گئے ہیں۔

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشان کردہ احکام الٰہی کو اپنے اپنے موقعہ پر نشان بھی کیا گیا ہے۔

(۵) پھر ان تمام احکام الٰہی کی مضمون وار فہرست بھی ابتداء میں شامل کیگئی ہے۔

(۶) فہرست تمام مقطعات قرآنی کی بامعنی۔ فرمودہ حضرت خلیفہ اوّل دی گئی ہے۔

(۷) قرآن شریف کی تفسیر اور معنے کرنے کے صحیح معیار فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

(۸) فہم قرآن حاصل کرنے کے طریق فرمودہ حضرت خلیفہ اوّل اور فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ۔

(۹) تلاوت قرآن کے طریق فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بھی درج ہیں۔

(۱۰) تمام ضروری مضامین جو غیر احمدیوں آریوں عیسائیوں یا اپنے سلسلہ کی تائید میں کسی نہ کسی پہلو سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور بحث مباحثہ اور تبلیغ میں کار آمد ہیں۔ اب سب کی آیات متعلقہ مع حوالجات کی فہرست طیار کر کے شامل کی گئی ہے۔ اور ہر آیت کے ساتھ مختصر سا استدلال بھی بتایا گیا ہے۔

غرضکہ تمام پہلو اور امور جو قرآن کریم کے بے بہا خزانہ سے متمتع ہونے میں ممد و معاون ہو سکتے ہیں۔ اس حمائل میں جمع کئے گئے ہیں۔ پہلے کتنی ہی حمائلیں اور قرآن کیوں نہ موجود ہوں۔ پھر بھی اس حمائل کا پاس رکھنا ازبس ضروری ہے۔ کیونکہ یہ سفر و حضر میں زبردست معین کا کام دے گی۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ درخواستیں فی الفور بھیج دیں۔ تاکہ شائع ہونے پر فی الفور بھیج دی جائے۔ جو احباب پہلے درخواستیں بھیج چکے ہیں۔ وہ بھی از سر نو دوبارہ بھیج کر باقاعدہ فہرست میں آجائیں۔ قیمت باوجود اس قدر خوبیوں کے مجلد کپڑا ۳ر اور مجلد چرمی للعہ ہے۔ ایک ایک ورق سفید ہر صفحہ میں یعنی انٹرلیو کیا ہوا للعہ۔ پانچ حمائل کے یکمشت خریدار کو اپنی مطبوعہ کتب میں سے دو روپیہ کی کتب بطور انعام دی جاویں گی۔

درخواستیں پتہ ذیل پر جلد آنی چاہئیں۔

کتاب گھر قادیان

تریاق چشم (رجسٹرڈ) کی تصدیق

نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکیٹ صاحب سول سرجن بہادر جہلم پور

"میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے "تریاق چشم" جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے گوجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (یعنی ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا ہے۔ میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص گردوں میں نہایت مفید پایا۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے" دستخط انگریزی صاحب سول سرجن"۔ نوٹ:۔ قیمت پانچ روپے (صہ) فی تولہ تریاق چشم رجسٹرڈ علاوہ محصولڈاک وغیرہ موازی ۱۰ر بھی بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم (رجسٹرڈ)

دگڑھی شاہدولہ صاحب) گجرات پنجاب

میرے یہاں ان کتب کا صرف ایک ایک نسخہ ہے

ترک موالات ۵ - الانذار - نور القرآن حصہ دوم - الحق دہلی - الحق لودیانہ جلسہ احباب - بجراتی کی پہلی کتاب - گلستان مترجم مجلد - احمدی جنتری ۱۹۱۸ء اسلام اور بدھ مذہب - خصوصیات اسلام - پیارے نبی کے پیارے حالات ہر سہ حصہ مجلد - فصل الخطاب ہر دو حصہ - ارشادات حضرت خلیفہ اوّل دو حصہ

پیلی دوکان محمد یامین تاجر کتب قادیان دارالامان

تحقیق واقعات کربلا

یا

کوائف کوفیان بیوفا

جناب مولانا مولوی خادم حسین صاحب خادم احمدی بھیروی جن کا وسیع علم شیعہ مذہب کے متعلق احباب سلسلہ سے پوشیدہ نہیں۔ اس کتاب کے مصنف ہیں۔ اس بے نظیر کتاب میں واقعات کربلا کے متعلق تحقیق کر کے فاضل مصنف نے واقعہ شہادت کے اصل اسباب و علل پر معتبر کتب شیعہ اور قابل وثوق علمائے اثنا عشری کی شہادت کی بنا پر روشنی ڈالی ہے۔ اور ثابت کیا ہے۔ کہ اس ارتکاب عظیم کے ذمہ وار اور بانی مبانی کوفیان بے وفا تھے۔ جو مذہباً شیعیان آل عباس میں سے تھے۔

جناب مصنف کی طرز تحریر سے احمدی اور دیگر احباب اچھی طرح سے واقف ہیں۔ اس کتاب کی طرز تحریر بھی دلفریب اور اسلوب تقریر سلیس اور دلپسند ہے۔ کتاب میں کسی اہل سنت کی کتاب کا حوالہ تک نہیں دیا گیا۔ صرف انہیں کتب سے استدلال کیا گیا ہے۔ جو اہل تشیع میں مستند اور شیعی مجتہدین کی تصنیف ہیں۔ یہ وہی کتاب ہے۔ جس کے متعلق ... پندرہ سال قبل اخبارات سلسلہ میں تذکرہ ہوتا رہا ہے۔ اور اب چھپ کر تیار ہو چکی ہے۔ واقعات کربلا کے متعلق صحیح معلومات کے دلدادہ اور اختلاف شیعہ سنی کے متعلق تحقیقات کے خواہشمند اصحاب نہ صرف خود اس کا مطالعہ کریں۔ بلکہ اس کی متعدد کاپیاں خرید کر کے شیعہ دوستوں میں تقسیم کریں۔

قیمت فی مجلد ایک روپیہ۔ پانچ جلد کے خریدار کو محصول معاف۔ کم از کم دس جلد خرید کر مفت تقسیم کرنیوالے اصحاب سے ۱۲ر فی جلد۔

سید دلاور شاہ۔ مہتمم دار الکتب احمدیہ نمبر ۲۷۷ کوچہ چابک سواراں لاہور

ضرورت ہے

ہمیں ایسے تجربہ کار ٹیلر ماسٹر کی ضرورت ہے۔ جو کہ سینے اور کاٹنے کا کام کر سکتا ہو۔ اور انگریزوں کو کپڑا پہنانا اور اس کی نوک ٹھوک دیکھنے میں بھی کامل مہارت رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی صرف تجربہ کار آدمی کی ضرورت ہے۔ علاوہ اسکے تین چار آدمی جو کہ انگریزی کپڑے سینے میں مہارت رکھتے ہیں۔ خط و کتابت بنام

حاجی محمد اسماعیل صاحب ٹیلر پلٹن رائفل بریگیڈ ۱۳ چھاونی پشاور

ممالک غیر کی خبریں

——سلطنت برطانیہ کی انجمن طبیہ کے اجلاس میں کیمبرج کے ایک طبیب نے اپنی ایجاد کردہ ایک ایسی دوائی پیش کی ہے۔ جس میں کوکین کی خوبیاں تو تمام وکمال موجود ہیں۔ مگر کوکین کے بُرے اثرات سے یہ دوائی بالکل پاک ہے۔ موجد صاحب کو انجمن کی طرف سے تین ہزار روپیہ بطور انعام دیا گیا۔

——شملہ ۲۴ رجولائی۔ معتبر ذرائع سے خبر پہنچی ہے۔ کہ حکومت افغانستان نے اطالوی مطالبات کے پورا کرنے سے انکار نہیں کیا۔ بخلاف اس کے اطالیہ کے احتجاج پر کابل میں نہایت خلوص سے غور کیا گیا ہے۔ جب دوستانہ طور سے معاملہ تصفیہ ہو جائیگا تو معلوم ہوگا۔ کہ افغانستان اور اٹلی دونوں غلطی پر تھے۔ مقدم الذکر تو اس لئے کہ اس نے اطالوی انجینئر کو قتل کر دیا۔ دراں حالیکہ مقتول زرِ رقم بطور خوں بہا کے ادا کی تھی۔ اس کی واپسی کا یقین نہیں دلایا گیا۔ موخر الذکر یعنی اطالیہ اس لئے کہ اس نے فوراً بلا سوچے سمجھے اس معاملہ کو قومی بنا کر زبردست سے زبردست مطالبات پیش کر دیئے۔ اس کے ساتھ اس نے اطالوی بنکوں میں افغانستان کے روپیہ کو ضبط کرنے میں نہایت عجلت سے کام لیا۔

——الہ آباد۔ ۲۴ رجولائی۔ پایونیر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ اٹلی اور افغانستان کے مابین پیپر نو کی پھانسی کے بارے میں جو شدید اختلاف رائے ہو گیا تھا۔ اب اس کا تصفیہ ہو جائے گا۔ دونو گورنمنٹیں مفاہمت پر تیار ہیں۔

——اخبار "فتی العرب" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ عنقریب سوریا میں مجاہدین ریف کے مقابلہ کے لئے حکومت فرانس کی طرف سے بھرتی ہونے والی ہے۔

——ناروے کی ہوائی فوج کا ایک افسر کیپٹن برزمیں آیا ہے۔ اور اس نے ماہرین پرواز کے سامنے قطب شمالی تک پرواز کرنے کی ایک مہم تیار کرنے کے لئے تجاویز پیش کی ہیں۔ یہ مہم بحر منجمد کے نامعلوم علاقہ میں سے گذر کر یورپ اور امریکہ کے درمیان سائبیریا اور جاپان کے راستہ پر ہوائی جہازوں کا راستہ قائم کرنے کے متعلق تحقیقات کریگی۔

——لنڈن ۲۲ رجولائی۔ حکومت پرتگال نے مسٹر جے۔ ایچ مارسڈن کو گرفتار کرنے پر بروے عام معافی کا اظہار کیا ہے۔ مسٹر مارسڈن اخبار "ٹائمز" کے اسپین میں نامہ نگار ہیں۔ آپ پر غلطی سے غلط خبریں بھیجنے کا الزام لگایا گیا تھا۔

——فلسطین کی قومی کمیٹی نے طے کیا ہے۔ کہ ایک وفد امریکہ جائے۔ اور باشندگان فلسطین کے جذبات امریکہ کے صلح اور انصاف پسند اشخاص کی خدمت میں پیش کرے۔ اور وہاں کے سیاسی اشخاص کی ہمدردی حاصل کرے۔ اس وفد کے صدر مشہور حامی عرب امیر شکیب ارسلان ہونگے۔

——اطالیہ کا سفیر پچھلے دنوں وزیر اعظم اور وزیر خارجہ مصر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور بیان کیا کہ حکومت اطالیہ نے مصری حکومت کی ابتدائی تجاویز متعلق حدود کو قبول کر لیا ہے۔ اور فریقین کے نمائندے عنقریب اس مسئلہ پر گفتگو کرینگے۔

——یورپ کے مشہور اور کامیاب چور سومیٹ نے جیل سے رہا ہونے پر چوری کی تعلیم دینے کے لئے ایک کالج پیرس میں کھول رکھا تھا۔ کئی لڑکے فیس دے کر وہاں پڑھتے تھے۔ اب پولیس نے یہ چور کالج بند کر دیا ہے۔

——دارالعوام میں مسٹر سکلٹ والا نے دریافت کیا۔ کہ ہنگامہ چین کے سلسلہ میں ہندوستان کے کمانڈر انچیف کو کوئی ہدایات ارسال ہوئی ہیں یا نہیں۔ اگر ہوئی ہیں۔ تو ان کی نوعیت کیا ہے۔ منجانب حکومت جواب دیا گیا۔ کہ اس قسم کے سوال کا جواب دینا مفاد عامہ کے خلاف ہوگا۔

——نپولین اعظم کی بعض یادگاریں ۱۲۰ پونڈ تخمیناً (۱۸۰۰ روپیہ) کو فروخت ہوئی ہے۔ ان میں نپولین کے کچھ دانت اس کے بالوں کی ایک لٹ جس پر اس کا نام لکھا ہوا تھا ایک جوڑا بکسوا اور شطرنج کے مہرے جنہیں شاہ چین نے ہدیۃً بھیجا تھا شامل تھے۔

——بغداد میں طاعون پھر رونما ہوا ہے۔ سول جیل میں ۴ باب شیخ میں اور سرکاری مطبع میں ایک مریض کی اطلاع ملی ہے۔

——اس وقت فرانس میں ۲۰ لاکھ غیر شادی شدہ عورتیں ہیں۔ یورپ کی گذشتہ جنگ عظیم میں مردوں کا جو قتل و خون ہوا تھا۔ اس کے سبب مردوں میں کمی واقع ہو گئی۔

——غازی عبدالکریم نے فرانس و ہسپانیہ کی شرائط صلح کو مسترد کر دیا ہے۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مندرجہ ذیل شرائط پر صلح کی گفت و شنید کرنے پر رضامند ہیں:-

(۱) ریف کی ریاست تسلیم کر لی جائے۔ مجلس اقوام اس کے تحفظ کا یقین دلائے۔ اس کا رتبہ افغانستان جیسا ہو۔ اور غازی عبدالکریم کو امیر کا خطاب دیا جائے۔

(۲) اہل ریف سلطان مراکش کو اپنا حاکم اعلےٰ مانینگے

(۳) تمام جبالہ کو ریاست ریف میں ملا دیا جائے۔ اور دریائے ورغہ کا شمالی ساحل اس ریاست کی جنوبی حد ہو۔

(۴) ہسپانیہ سیوط اور ملیلا کو مورچہ بند کر کے اپنے پاس رکھے۔ اور ملیلا کے جنوب کی طرف لوہے کی کانیں بھی اپنے قبضہ میں رکھے۔

(۵) ریاست ریف کو ایک محدود و مستقل فوج رکھنے کی اجازت دی جائے۔

——فاس کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ ریف کے بہت سے قبائل میں جنگ سے بیزاری اور تکان کے آثار پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر جنگ کو بند کر دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

ہندوستان کی خبریں

——سٹی مجسٹریٹ لاہور نے اخبار گورگنٹھال کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ لالہ شام لال کپور اڈیٹر "کیسری" لالہ دینا ناتھ آتش بری کر دیئے گئے۔ مدیر مسئول ٹھاکر منگل سین کو زیر دفعہ ۱۵۳ الف چھ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔

——۲۹ رجولائی کی صبح کاذب کے وقت درہ خیبر میں زبردست سیلاب اُمڈ آیا۔ ستر سے بہتر سے بزرگوں کا بیان ہے۔ کہ اس نوعیت کا سیلاب گذشتہ چالیس سال سے دیکھنے میں نہیں آیا۔ سڑکیں اور پل تباہ ہو گئے۔ مگر خوش قسمتی سے ریل کی پٹڑی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ علی مسجد سے پرے پکی سڑک کو زیادہ نقصان ہے۔ سڑک کی مرمت مصارف کثیرہ کی متحمل ہوگی۔

——نوسو اکیانوے اکالی قیدی نابھہ جیل سے رہا کئے گئے۔ اور انہیں ریل کے ذریعہ سے جیتو پہنچایا گیا۔ جہاں کہ اکالی لیڈروں نے ان کا ان کے لائق استقبال کیا۔

——میمن سنگھ کی ایک گلی میں بم پھٹا۔ آواز ہونے کے بعد بابو اکشے کمار فرمدار سریندر ائن زمیندار اور بابو گگن چندر پال ایک تاجر سن کے مکان کی تلاشی لی گئی۔

——آل انڈیا جرنلسٹ ایسوسی ایشن (انجمن اخبار نویسان ہند) نے حکومت ہند کو توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ قانون تحقیر عدالت کو جو اخباروں کے متعلق نافذ کرنے والی ہے واپس لے لے۔

——دہلی میں عہد مغلیہ کے وقت کا دفینہ برآمد ہوا ہے۔ جس میں ۷۴ سونے کے اور ۱۳ چاندی کے سکے ہیں۔ سنہ اور سال فارسی حروف میں لکھے ہوئے ہیں۔ اور صاف پڑھے جاتے ہیں۔ سونے کے سکہ کا وزن نصف تولہ کے قریب ہوگا۔

——دہلی ۲۲ رجولائی۔ پریسیڈنٹ آریہ سماج دہلی کے خلاف وارنٹ گرفتاری بلاضمانت جاری کیا گیا۔ ضمانت کی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اور دس ہزار روپیہ کے مچلکہ کے بعد ضمانت پر رہا کیا گیا۔ مقدمہ کی تاریخ ۱۲ راگست مقرر کی گئی ہے۔

——نوآباد۔ ۲۰ جولائی۔ سندھ کے تعلقہ بدین کے بھیلوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ مردم خوری کو چھوڑ دیں۔ اور انہوں نے اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ بھی جاری کیا ہے۔